# مسافت

غمِ جاناں کی وادی کو ہزاروں لوگ جاتے ہیں
ازل سے ہی محبت کے سفرناموں میں لکھے
خوبصورت اور روشن راستوں کے تذکرے
انسان کو انجان راہوں پر چلانے کے لئے تیار کرتے ہیں
کسی امید کا دامن پکڑ کر ان گنت راہی
سفر آغاز کرتے ہیں
ڈگر آباد کرتے ہیں
کوئی اِس راہ میں ایسے بکھرتے ہیں کہ اپنی زندگی
برباد کرتے ہیں
کوئی اِس راہ پر اپنی مقید ذات کو
آزاد کرتے ہیں
محبت کے تحیّر کے نئے روشن نگر
آباد کرتے ہیں

https://emad-ahmad.com/

غمِ جاناں کی وادی دل نشیں تو ہے مگر پھر بھی
غمِ جاناں کی وادی پر مسافت تھم نہیں جاتی
محبت کے تحیّر کے نگر آباد کرنے سے سفر سچّے نہیں ہوتے
کسی اگلے سفر کے راستے کچّے نہیں ہوتے
ذرا سا وقت ڈھلتا ہے تو کُھلتا ہے کہ آگے اور بھی غم ہیں
ابھی پلکوں کی دہلیزوں پہ بیٹھے اور بھی نم ہیں
غمِ جاناں سے آگے اور بھی رستے ہیں جن کو کھوجنا، تنویر کرنا ہے
غمِ دوراں کے جنگل کو ابھی تسخیر کرنا ہے
نیا اِک راستہ تعمیر کرنا ہے

غمِ جاناں کی وادی میں نئے بنتے نگر میں چند دن گزرے نہیں ہوتے کہ اگلے
راستوں کا اِذن ہوتا ہے
غمِ دوراں کے جنگل تک مسافت کا نیا اعلان ہوتا ہے
سفر پھر سے ہماری زیست کا عنوان ہوتا ہے

https://emad-ahmed.com/

غمِ دوراں کے جنگل تک سفر آغاز ہوتا ہے
غمِ جاناں کی وادی سے غمِ دوراں کے جنگل تک بہت سے موڑ پڑتے ہیں
فراق و تیرگی انسان کو مغموم کرتی ہے
سکونِ ذات سے محروم کرتی ہے
کئی آہستہ قدموں سے چلے چلتے ہیں یہ راہیں
کئی وحشت زدہ ہوتے ہیں واپس دوڑ پڑتے ہیں

غمِ دوراں کے جنگل میں
بہت سے لوگ ملتے ہیں
بہت سے روگ ملتے ہیں
بہت سے جوگ ملتے ہیں
کئی سنجوگ ملتے ہیں
سفر کی ہر صعوبت آدمی کو چیر دیتی ہے
ہر اِک رستے پہ غم کی اِک نئی تحریر دیتی ہے
غمِ دوراں کے جنگل میں غمِ جاناں کی وادی قصّہِ ماضی نظر آتی ہے اور ہر پَل
گزرتی زندگی بس پاؤں کو زنجیر دیتی ہے

https://emad-ahmed.com/

غمِ جاناں کی وادی کو ہزاروں لوگ چلتے ہیں
غمِ دوراں کے جنگل تک ہزاروں لوگ آتے ہیں
مگر جنگل سے آگے بھی مسافت ہے
حدودِ دل سے آگے بھی ریاضت ہے

غمِ جاناں سے بھی آگے، غمِ دوراں سے بھی آگے
گمانِ فہم ونظراں سے بہت اوپر، کہیں آگے
اگرچہ اِس مسافت پر بہت کم لوگ جاتے ہیں
اگر جاتے بھی ہیں تو ذات کے کچھ بھوگ جاتے ہیں
مگر کچھ لوگ جاتے ہیں
اٹھا کر روگ جاتے ہیں
نبھا کر جوگ جاتے ہیں

تلاشِ ذات کی تکلیف دہ گھاٹی سے بھی آگے
شعورِ زندگی، افکار کی دھرتی سے بھی آگے

https://emad-ahmed.com/

اداسی کے سمندر سے پرے انجان ساحل تک
شکست و ریخت سے آگے نکل کر درد ِ کامل تک
غمِ دوراں کے جنگل سے غمِ ہستی کے حاصل تک
غمِ ہستی کے حاصل سے تلاشِ حق کی منزل تک

اور اِن راہوں پہ انساں اور سے کچھ اور ہوتا ہے
بشر کے قلب پرَ اَسرار کا اِک زور ہوتا ہے
حقیقت کو سمجھنے سے، حقیقت میں اترنے تک
شعورِ زندگی کا بیش قیمت دور ہوتا ہے

https://emad-ahmad.com/